بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۰ رجب ۱۳۹۰ھ ۔ ۲۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش ۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۱۸

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا

کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے

(۱) "نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اسی میں ساری لذات اور خزانے بھرے ہوئے ہیں۔ صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ و خیرات کرو۔ درود و استغفار پڑھا کرو۔ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ ہمسایوں سے مہربانی سے پیش آؤ۔ بنی نوع بلکہ حیوانوں پر بھی رحم کرو۔ اُن پر بھی ظلم نہ چاہیئے۔ خدا سے ہر وقت حفاظت چاہتے رہو کیونکہ ناپاک اور نامراد ہے وہ دل جو ہر وقت خدا کے آستانہ پر نہیں گرا رہتا وہ محروم کیا جاتا ہے۔ دیکھو اگر خدا ہی حفاظت نہ کرے تو انسان کا ایک دم گذارہ نہیں۔ زمین کے نیچے سے لیکر آسمان کے اُوپر تک کا ہر طبقہ اس کے دشمنوں کا بھرا ہوا ہے۔ اگر اسی کی حفاظت شاملِ حال نہ ہو تو کیا ہو سکتا ہے۔ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہدایت پر کاربند رکھے کیونکہ اسی کے ارادے دو ہی ہیں گمراہ کرنا اور ہدایت دینا۔ جیسا کہ فرماتا ہے یضلّ بہٖ کثیرًا ویھدی بہٖ کثیرًا۔ پس جب اس کے ارادے گمراہ کرنے پر بھی ہیں تو ہر وقت دعا کرنی چاہیئے کہ وہ گمراہی سے بچاوے اور ہدایت کی توفیق دے۔ نرم مزاج بنو کیونکہ جو نرم مزاجی اختیار کرتا ہے خدا بھی اس سے نرم معاملہ کرتا ہے۔ اصل میں نیک انسان تو اپنا پاؤں بھی زمین پر پھونک پھونک کر احتیاط سے رکھتا ہے تا کسی کیڑے کو بھی اس سے تکلیف نہ ہو۔ غرض اپنے ہاتھ سے، پاؤں سے، آنکھ وغیرہ اعضاء سے کسی کو کسی نوع کی تکلیف نہ پہنچاؤ اور دعائیں مانگتے رہو۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۰)

(۲) "دیکھو قرآن شریف سورۂ مزمل میں صاف تاکید ہے کہ انسان کو کچھ حصہ رات آرام بھی کرنا چاہیئے۔ اس سے دن بھر کی کوفت اور تکان دُور ہو کر قویٰ کو اپنا حرج شدہ مادہ بہم پہنچانے کا وقفہ مل جاتا ہے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل یعنی سُنّت بھی اسی کے مطابق ثابت ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں اصلی وانوم۔

اصل میں انسان کی مثال ایک گھوڑے کی سی ہے۔ اگر ہم ایک گھوڑے سے ایک دن اس کی طاقت سے زیادہ کام لیں اور اُسے آرام کرنے کا وقفہ ہی نہ دیں تو بہت قریب ایسا وقت ہوگا کہ ہم اس کے وجود کو ہی ضائع کر کے تھوڑے فائدہ سے بھی محروم ہو جائیں گے۔ نفس کو گھوڑے سے مناسبت بھی ہے۔" (ایضاً صفحہ ۱۲۹)

اخبار احمدیہ

• سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ ۲۱ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ حضور کی حرمِ محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پچھلے دنوں نزلہ، سر درد اور شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی ہے۔ احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

• مشرقی پاکستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے والد ماجد محترم قدرت اللہ صاحب ساکن احمد نگر ضلع دیناجپور کا ۱۱ ستمبر بروز جمعۃ المبارک آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد انیس الرحمٰن صادق شاہد
واقفِ زندگی۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

• عزیزی منصور احمد ملک متعلم فورتھ ایئر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی ناک کا اپریشن میو ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے یہ اپریشن کیا ہے جو بفضلہٖ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ ابھی عزیز ہسپتال ہی میں زیرِ علاج ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد عبداللہ۔ دارالرحمت وسطی ربوہ)

• قارئین کرام کے لئے یہ خبر باعثِ مسرت ہوگی کہ امسال بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے تحت ہونیوالے امتحان میں میری بیٹی عزیزہ عالیہ عطا نے پری انجینئرنگ گروپ میں لڑکیوں میں ۷۶۴/۱۰۰۰ نمبر حاصل کر کے بورڈ میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس سے قبل وہ میٹرک میں بھی ضلع سرگودھا میں اوّل رہی تھی۔ بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو دین و دنیا میں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(کیپٹن عطاء اللہ کھوکھر۔ مردان)

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کا ارشاد ہے کہ "امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کروانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۴ تبوک ۱۳۴۹ ہش

شیطان پر آخری فتح کا حتمی اور یقینی ذریعہ

جماعتِ احمدیہ کے قیام کا مقصد جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے دجّال کو جو ساری دنیا پر چھایا ہوا ہے آخری شکست دے کر اسلام کو پورے کرۂ ارض پر غالب کرنا ہے۔ آپ نے اِس مہم کو شیطان اور آدم ثانی کی آخری جنگ قرار دیا ہے اور بڑے زوردار الفاظ میں پیشگوئی فرمائی ہے کہ خاطر خواہ ظاہری اسباب موجود نہ ہونے کے باوجود بالآخر آدم ثانی ہی فتحیاب ہوگا اور یہ فتح اتنی نمایاں اور فیصلہ کن ہوگی کہ شیطان پوری طرح مغلوب ہو کر شکست تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور یہ دنیا تمام ظلمتیں دُور ہو جانے کے باعث اللہ تعالیٰ کے نور سے چمک اٹھے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان پر آخری فتح اور اسلام کے غلبہ ہی کی پیشگوئی نہیں فرمائی بلکہ ساتھ ہی اُس حتمی اور یقینی ذریعہ پر بھی بالوضاحت روشنی ڈالی ہے کہ جس کی مدد سے آدم ثانی اور اس کی جماعت شیطان پر آخری فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہوگی۔ چنانچہ آپ نے بار بار اور بتکرار واضح فرمایا ہے کہ وہ ذریعہ صرف اور صرف دعا ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم اس بارہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض ارشادات ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "یہ سب مقاصد جو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں صرف دعا کے ذریعہ سے حاصل ہوں گے۔" (ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷)

(۲) "دعا ایسی شئے ہے کہ جب آدمؑ کا شیطان سے جنگ ہوا تو اُس وقت سوائے دعا کے اور کوئی حربہ کام نہ آیا۔ آخر شیطان پر آدمؑ نے فتح بذریعہ دعا پائی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ۔ اور آخر میں بھی دجال کے مارنے کے واسطے دعا ہی رکھی ہے۔ گویا اوّل بھی دعا اور آخر بھی دعا ہی دعا ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۸)

(۳) "آدمؑ اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی ... اور آدم ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اُسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۷)

(۴) اُس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو۔ سو اُس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ میں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اِس فساد پر غالب آؤں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعہ سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵۹)

حضور علیہ السلام کے اِن ارشادات سے یہ امر صاف عیاں ہے کہ دنیا میں اسلام کی فتح اور اسلام کا غلبہ صرف دعا کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔ سو گویا اِس آخری زمانہ میں شیطان پر آخری فتح کا حتمی اور یقینی ذریعہ دعا ہی ہے۔ اِس سے دعا کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ہمارے لئے جن کے سپرد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیرو اور متبع ہونے کی حیثیت میں شیطان کو آخری شکست دینے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا انتہائی اہم اور عظیم کام کیا گیا ہے یہ ازبس ضروری ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہ ہوں حتیٰ کہ دن رات کا ہر حصہ یعنی ہر ہر لمحہ اور ہر ہر ثانیہ میں دعائیں کرنے میں مصروف رہیں۔

لیکن غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے اور ہر آن دعاؤں میں مصروف رہنے کے سلسلہ میں ایک خاص احتیاط کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا ارشادات میں بار بار اور بتکرار یہ فرمایا ہے کہ شیطان پر آخری فتح صرف اور صرف دعا ہی کے ذریعہ ہوگی اس لئے ہم میں سے کسی کو بھی اِس غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے (اور حقیقت یہ ہے کہ کوئی احمدی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ذرا بھی مطالعہ کیا ہے اِس غلط فہمی کا کبھی شکار نہیں ہو سکتا) کہ جب فتح دعا ہی سے ہونی ہے تو پھر اسباب سے کام لینے یا اِس بارہ میں غلبۂ اسلام کی عملی جدوجہد میں شریک ہونے کی حاجت نہیں۔ خود سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہر چند کہ دعا کو شیطان پر فتح کا آخری ذریعہ قرار دیا ہے لیکن ساتھ ہی اِس غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا ہے:-

"اگرچہ فیصلہ دعاؤں ہی سے ہونے والا ہے مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ دلائل کو چھوڑ دیا جاوے۔ نہیں۔ دلائل کا سلسلہ بھی برابر (جاری) رکھنا چاہیئے اور قلم کو روکنا نہیں چاہیئے۔ نبیوں کو خدا تعالیٰ نے اسی لئے اولوا الایدی والابصار کہا ہے کیونکہ وہ ہاتھوں سے کام لیتے ہیں۔ پس چاہیئے کہ تمہارے ہاتھ اور قلم نہ رکیں۔ اِس سے ثواب ہوتا ہے۔ جہاں تک بیان اور لسان سے کام لے سکو لئے جاؤ اور جو جو باتیں تائید دین کے لئے سمجھ میں آتی جاویں انہیں پیش کئے جاؤ۔ وہ کسی نہ کسی کو فائدہ پہنچائیں گی۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۲۸)

حضور علیہ السلام کے اِس ارشاد سے واضح ہے کہ غلبۂ اسلام کے لئے دردمندانہ دعاؤں اور انتھک جدوجہد دونوں سے کام لینا ضروری ہے۔ اگر انسان اُن اسباب اور تدابیر سے تو کام نہ لے جو میسر ہوں اور پھر یہ توقع رکھے کہ محض دعا سے ہی عقدہ کشائی ہو جائے گی تو یہ اس کی نادانی ہے۔ اسلام کی رو سے انسان کو چاہیئے کہ اسباب سے کام لے اور پورا پورا کام لے لیکن ان پر کبھی بھروسہ نہ کرے بھروسہ خدا پر ہی رکھے اور اس سے دعائیں کرنے میں کبھی سُست اور غافل نہ ہو۔ جب تدبیر اور دعا باہم متحد ہوں گی تو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور کامیابی عطا کرے گا۔ پس شیطان پر آخری فتح کا حتمی اور یقینی ذریعہ دعا ہی ہے لیکن دعا کے ساتھ ساتھ جو اسباب میسر ہیں ان سے کام لینا اور غلبۂ اسلام کیلئے حتی المقدور بھرپور جدوجہد کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے کیونکہ یہ امر خود حقیقی دعا کے مفہوم میں شامل ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ اور حضور کی مبارک خواہش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"کیا ہی اچھا ہو کہ جس طرح خلافتِ احمدیہ پر اس وقت تک ۶۲ سال گزر چکے ہیں اسی طرح نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جماعت کی مالی قربانیاں ۶۲ لاکھ تک پہنچ جائیں۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے!

دُنیا کے آئندہ پچیس تیس سال

"آرہا ہے اِس طرف احرارِ یورپ کا مزاج"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(از مکرم اخوند فیاض احمد صاحب لاہور)

اب یہ عاجز ستیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کے سامنے ان دنیوی لیڈروں کے بیانات کا مفہوم مختصراً لکھ کر یہ واضح کرے گا کہ جو اندازے ان دنیوی لیڈروں نے پیش کئے ہیں ان کے مقابل نہ صرف ان سے پہلے ہی بلکہ مکمل اور جامع طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ (ومتعنا بطول حیاتہ) نے دنیا کو آنے والی تباہیوں اور ان سے بچنے کے صحیح طریق سے آگاہ فرما دیا تھا۔

کلامِ حضرت خلیفۃ المسیح

"..... تیسری عالمگیر جنگ ....
دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا۔ آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی۔ اور خوفناک شعلے اس کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ نئی تہذیب کا قصرِ عظیم زمین پر آرہے گا۔ دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست ہر دو تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔"

"تیسری عالمگیر تباہی کی انتہاء اسلام کے عالمگیر غلبہ اور اقتدار کی ابتداء ہوگی۔ اور لوگ ..... یہ جان لیں گے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور یہ کہ انسان کی نجات صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔"

"اسلام کے غلبہ اور اسلامی صبح صادق کے طلوع کے آثار ظاہر ہو رہے ہیں گو ابھی دھندلے ہیں لیکن اب بھی ان کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔"

"اگر انسان اپنے رب کی طرف رجوع کرے اور توبہ کرے اور اپنے اطوار درست کرے، وہ اب بھی خدائی غضب سے بچ سکتا ہے۔ اگر وہ دولت اور طاقت اور عظمت کے جھوٹے خداؤں کی پرستش چھوڑ دے اور اپنے رب سے حقیقی تعلق قائم کرے۔ فسق و فجور سے باز آجائے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے لگے اور بنی نوع انسان کی سچی خیر خواہی اختیار کرلے۔ مگر اس کا انحصار تو ان قوموں پر ہے جو اس وقت طاقت اور دولت اور قومی عظمت کے نشہ میں مست ہیں کہ آیا وہ اس مستی کو چھوڑ کر روحانی لذت اور سرور کے خواہاں ہیں یا نہیں؟ اگر دنیا نے دنیا کی مستیاں اور خرمستیاں نہ چھوڑیں تو پھر یہ انذاری پیشگوئیاں ضرور پوری ہوں گی۔ اور دنیا کی کوئی طاقت اور کوئی مصنوعی خدا دنیا کو موعودہ ہولناک تباہیوں سے بچا نہ سکے گا۔"

"پس اپنے پر اور اپنی نسلوں پر رحم کریں اور خدائے رحیم و کریم کی آواز کو سنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے اور صداقت کو قبول کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے۔"

کلامِ دیگراں

"فضا میں زہر آمیزی، ناقص یا کم خوراک، بڑھتی ہوئی آبادی، نئی نئی خطرناک ایجادات اور تیز رفتار زندگی کے زبردست اثرات جدید سوسائٹی کے لئے بہت بڑا چیلنج ہیں .....
.... دوسری عالمگیر جنگ کے بعد ...
..... اب یوں لگتا ہے کہ انسانیت کا مہیب انجام عالمگیر ایٹمی تباہی کے ذریعہ ہی ہوگا۔"

(مسٹر مونی ہان)

"..... ہم ایک ایسے عظیم انقلاب میں سے گزر چکے ہوں گے جس کے بعد امن و سلامتی کا ایک نیا دور شروع ہوگا۔ یہ دور بنی نوع انسان کے لئے بہت بابرکت ہوگا۔"

(مسٹر مونی ہان)

"ہمارے کرۂ پر مستقبل کے فوائد اور مدارجِ زندگی کا بیج آج بویا جا رہا ہے بلکہ اس کی کونپلیں بھی نمودار ہونے لگی ہیں ....." (سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

"..... انسانیت کا بیرونی ماحول اور انسانیت کی اندرونی حالت دونوں بگڑ چکے ہیں۔ شاید ہی کسی گزشتہ صدی والوں یا کسی گزشتہ نسل نے اتنی مشکلات کا سامنا کیا ہوگا جو آج درپیش ہیں۔"

(سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

"یہ نہایت ضروری ہے کہ کرۂ ارض پر انسانی زندگی کے بقا اور ارتقا کی خاطر سب ممالک مل کر ہی مستقبل کے متعلق سوچیں اور مشورہ اور عمل کریں۔ یہ اشد ضروری ہے کہ دنیا کی نئی پود کو اپنی منصوبہ بندی میں پورا پورا شریک کیا جائے۔"

(سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ)

پس دنیا کے فرزانوں کی فراست اور بصارت اب جس آنے والے خطرناک دور کی نشاندہی کرنے لگی ہے اس دور کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم الشان روحانی فرزند اور امامِ وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساٹھ سال قبل تفصیل کے ساتھ دے چکے ہیں۔ اور آج سے اڑھائی تین سال قبل مسیح پاک علیہ السلام کے خلیفہ برحق حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر نئی تشریحات اور تفصیلات کے ساتھ دیارِ مغرب میں کھڑے ہو کر اقوامِ عالم کے سامنے آئندہ پچیس یا تیس سال کے اندر آنے والی شدید ہولناک تباہیوں اور ان سے نجات کی راہ متعین فرما دی ہے۔

دنیا کے لیڈروں کے دل اب جو یہ محسوس کرنے لگے ہیں:۔

"ہمارے کرۂ پر مستقبل کے فوائد اور مدارجِ زندگی کا بیج آج بویا جا رہا ہے۔ ....."

علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہیں کہ یہ ایک فانی فی اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی فدائی اور مسیح الزمان علیہ السلام کے سچے خلیفہ کی خاص دعاؤں کی ہی کرامت ہے جس کے نتیجہ میں ایک بار پھر ہم کو مسیح پاک کی یہ پیشگوئی پوری ہوتی نظر آرہی ہے ؎

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

پس ہم صدق دل کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ آنے والے خطرناک دور میں عافیت اور سلامتی کی راہ صرف اور صرف وہی ہے جس کا اعلان اڑھائی سال قبل وانڈزورتھ ہال لنڈن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے، جس کے کان سننے کے ہوں سن لے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام اپنے پاک منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

ایک طوفاں ہے خدا کے قہر کا اب جوش پر
نوح کی کشتی میں جو بیٹھے وہی ہو رستگار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

(ماہنامہ انصار اللہ اگست ۱۹۷۱ء)

"دُعا — اسلام کا ایک خاص فخر ہے"

(حضرت مسیح موعودؑ)

(مکرم لئیق احمد صاحب خورشید۔ ربوہ)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں اسلام اور احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اس طرح دعا کی حقیقی برکات سے مستفید ہونے کے مواقع ہمارے لئے بہم پہنچائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"جس قدر ہو سکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ کا مجرب اور مفید ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہارے لئے قبول کروں گا۔ دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ مسلمانوں کو فخر کرنا چاہیئے۔ دوسری قوموں کو اس کی کوئی قدر نہیں اور نہ انہیں اس پاک طریق پر کوئی فخر یا ناز ہو سکتا ہے بلکہ یہ فخر اور ناز صرف اور صرف اسلام ہی کو ہے دوسرے مذاہب اس سے بکلی بے بہرہ ہیں۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم صفحہ ۲۶۱ - ۲۶۲)

دُعا خدا تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔ اس کے متعلق خود خدا تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے :-

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۸۷)

یعنی اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) جب تجھ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں تو تُو (جواب دے کہ) میں تو (ان کے) پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں سو چاہیئے کہ دعا کرنے والا بھی میرا حکم مانے اور مجھ پر ایمان لائے تا کہ وہ ہدایت پائے۔

جب انسان غموں اور پریشانیوں میں اُلجھ کر رہ جاتا ہے اور دنیا میں وہ اپنا کوئی پرسانِ حال نہیں پاتا تو اُس وقت اگر وہ خدا تعالیٰ کے حضور جُھکے تو خدا تعالیٰ اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہے۔ وہ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اور میرے اس عاجز بندے کا سہارا بن جاؤ۔ اس کے تمام غم دُور کرو اور پھر ..... جب بندے کے غم دُور ہو جاتے ہیں اور وہ شکرانہ کے طور پر اپنے خدا کی حمد کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے بندے کو ایک اور ایسی چیز عطا کرتا ہے جس کا دنیا میں کوئی دولت مقابلہ نہیں کر سکتی اور وہ ہے سکونِ قلب کی نعمت جو انسان کو دعا کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے :-

اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

یعنی ذکرِ الٰہی سے ہی اطمینانِ قلب کی دولت انسان کو ملتی ہے۔

دعا کی ایک اور برکت یہ ہے کہ کہ اس کے ذریعے انسان اپنی کمزوریوں اور بُرائیوں کو دُور کر سکتا ہے۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :-

مَا عَلَی الْاَرْضِ مُسْلِمٌ یَدْعُوْا اللّٰهَ تَعَالٰی بِدَعْوَةٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ۔

(جامع ترمذی)

یعنی دنیا میں جب کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مقصود اس کو ضرور عطا کرتا ہے یا اس کی مانند اس کی کوئی برائی دُور کر دیتا ہے

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام حصولِ فضل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حصولِ فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعائے کامل کے لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور پھر اس کا علاج بھی یہی ہے کہ دعا کرتا رہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۹۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مندرجہ بالا اقتباس میں جو دعائے کامل کے لوازمات تحریر کئے ہیں ان میں سے ایک ضروری چیز سورۃ فاتحہ ہے۔ نسائی نے ابو کعب سے یہ حدیث روایت کی ہے :-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِی التَّوْرَاةِ وَلَا فِی الْاِنْجِیْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَهِیَ مَقْسُوْمَةٌ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ۔

(نسائی)

یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ توراۃ میں نہ انجیل میں کوئی ایسی سورۃ اتاری ہے جیسی کہ ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ ہے۔ اور اس کا ایک نام السبع المثانی بھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسکے بارے میں مجھے فرمایا ہے کہ وہ میرے اور میرے بندے کے درمیان بحصہ مساوی بانٹ دی گئی ہے اور اس کے ذریعے میرے بندے جو دعا مجھ سے کریں گے وہ قبول کی جائے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں :-

"اس کا یہ مطلب نہیں کہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر جو دعا کی جائے وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو ذریعہ دعا کا اس میں بتایا گیا ہے اس کا اختیار کرنا ضرور دعا کو قبول کروا دیتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اول صفحہ ۵)

جو ذریعہ دعا کا اس میں بتایا گیا ہے اس کی تشریح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے یوں بیان فرمائی ہے :-

"اوّل بسم اللہ۔ دوم الحمد للہ۔ سوم الرحمٰن۔ چہارم الرحیم۔ پنجم مٰلِکِ یوم الدین اور ششم ایاک نعبد اور ہفتم ایاک نستعین ہے۔ گویا جس طرح سات آیتوں کی یہ سورت ہے اسی طرح سات اصول دعا کی قبولیت کے اس میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) بسم اللہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس مقصد کے لئے دعا کی جائے وہ نیک ہو یہ نہیں کہ چور چوری کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو وہ قبول کر لی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا نام لے کر اور اس کی استعانت طلب کر کے جو دعا کی جائے گی لازماً ایسے ہی کام کے متعلق ہو گی جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات بندہ کے ساتھ شریک ہو سکتی ہو....

(۲) دوسرا اصل الحمد للہ رب العٰلمین میں بتایا گیا ہے یعنی دعا ایسی ہو کہ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کے دوسرے بندوں کا بلکہ سب دنیا کا فائدہ ہو یا کم از کم ان کا نقصان نہ ہو اور اس کے قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ کی حمد ثابت ہوتی ہو اور اس پر کسی قسم کا الزام نہ آتا ہو۔

(۳) تیسرے یہ کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی وسیع رحمت کو جنبش دی گئی ہو اور اس دعا کے قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت ظاہر ہوتی ہو۔

(۴) چوتھے یہ کہ اس دعا کا تعلق اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحیمیت سے بھی ہو یعنی وہ نیکی ایک ایسی بنیاد ڈالتی

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

محترم شیخ عبدالغفور صاحب مرحوم آف گجرات کا ذکرِ خیر

از مکرم محمود احمد صاحب گجرات

والد ماجد شیخ عبدالغفور صاحب مرحوم یکم جون ۱۹۰۱ء گجرات میں پیدا ہوئے۔ آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے۔ ہمارے پڑدادا جان اور دادا جان شیخ الٰہی بخش اور رحیم بخش مالک فرم قدیمی کتب خانہ آف گجرات دونوں ہی بیک وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہی جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے تھے۔ اس طرح یہ خاندان محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے ابتداء سے ہی احمدیت کے زیرِ سایہ چلا آ رہا ہے۔ آپ کی انتھک کوششوں کے طفیل ضلع گجرات کے کئی دیہات میں احمدیت کا نور پہنچا۔ قبلہ ابا جان شیخ عبدالغفور مرحوم شیخ رحیم بخش صاحب بک سیلرز اینڈ پبلشرز گجرات کے بڑے صاحبزادے تھے۔ آپکی وفات کے بعد آپ کے بعض گذشتہ حالات ملے ہیں۔ ان میں آپ رقمطراز ہیں کہ حاجی الٰہی بخش میرے دادا اور شیخ رحیم بخش صاحب میرے والد تھے۔ میں تیسری پشت میں بفضل خدا مسلمان احمدی ہوں۔ غالباً ۱۹۰۶ء کو میں قادیان ہمراہ اپنے دادا جان حاضر خدمت ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ بھی کیا۔ مجھ عاجز سے میرا حقیر نذرانہ بھی قبول فرمایا۔ میری پشت پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ غالباً ۱۹۱۲ء میں حصول تعلیم کی غرض سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی چھٹی جماعت میں داخل ہوا۔ جو صاحب مجھے اپنے ہمراہ لے گئے تھے وہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں معہ رقعہ کے (جو میرے والد صاحب نے حضور کو لکھا تھا) پیش کیا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے رقعہ پڑھکر دریافت فرمایا لڑکا کہاں ہے (میں پاس ہی کھڑا تھا) ان صاحب نے میری طرف اشارہ کر دیا تو آپ نے کمال محبت سے اپنا دست مبارک لمبا کر کے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا۔ اور دیر تک میری کمر پر دست شفقت پھیرتے رہے۔

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے۔ ساری کارروائی میرے سامنے ہوئی مجھے حضور سے نہایت درجہ محبت تھی اکثر حضور کو جبکہ حضور نماز سے فارغ ہوتے اور محراب میں تشریف رکھتے تو میں پیچھے بیٹھ کر پشت مبارک کو دبایا کرتا تھا۔ آخر یہاں تک محبت نے ترقی کی کہ میں نے حضور کی خدمت اقدس میں ایک خط لکھا۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے میری کمر پر دست شفقت پھیرنے کا ذکر کر کے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضور بھی اپنا دست مبارک میری پشت پر پھیریں۔ تاکہ میں بجا طور پر فخر کر سکوں کہ تین پیشواؤں کا مجھ پر دست شفقت پھرا ہوا ہے۔ لیکن اب مجھ میں حضور کے سامنے آنے کی تاب نہیں ہے۔ ... چند دنوں کے بعد ایک رات بذریعہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور بڑی دیر ... تک حضور اپنا دستِ مبارک میری کمر پر پھیرتے رہے۔ چنانچہ صبح ہی میں نے حضور کی خدمت عالیہ میں اطلاع دے دی۔ میں نے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے میری اس خواہش کو بھی پورا فرمایا۔

والد صاحب محترم اپنے عہد طفولیت سے دیندار۔ متقی۔ پرہیزگار۔ بے نفس۔ غیور اور ایک متوکل انسان تھے۔ اپنی جوانی کے عالم سے لیکر بڑھاپے تک باقاعدگی سے پنجگانہ نماز۔ تلاوت تہجد۔ چندوں کی پابندی کا التزام رکھا اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتے رہے مہمان نوازی۔ ملنساری۔ عزیز و اقارب کے علاوہ غیروں سے ہمدردی آپکا ایک طرۂ امتیاز تھا۔ جب کسی قسم کی تنگی محسوس کرتے۔ فوراً سنت نبوی کی پیروی میں بند کمرے میں آستانہ الٰہی میں فریاد کرتے۔ ہمارے گھر میں آپ دعاؤں کا سرچشمہ تھے۔ اب ان کی دعاؤں سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس کمی کو پورا کرے۔ آمین۔

آپ جماعت دہم کے طالب علم تھے کہ باپ کی شفقت سے محروم ہو گئے۔ اس کم عمری میں دونوں بھائیوں قبلہ ابا جان و قبلہ چچا جان (شیخ عبدالشکور مرحوم) نے گھر کی تمام ذمہ داری اٹھائی۔ آپ نے اپنی والدہ محترمہ اور بھائیوں کی دل و جان سے خدمت کی۔ بلکہ اس سلسلہ میں بہت سی قربانیاں بھی دیں۔ جب آپ کی شادی خانہ آبادی ڈاکٹر لیفٹیننٹ عبدالحکیم صاحب مرحوم آف مردان کے ہاں ہوئی۔ تو انہوں نے شادی کے چند ماہ بعد ہی آپ سے کئی بار کہا۔ کہ عبدالغفور تم یہیں مردان آ جاؤ جس چیز کی دکان چاہتے ہو ہم تمہیں کھول دیں گے۔ مگر والد صاحب مرحوم کے ہمیشہ یہی الفاظ تھے کہ میں اپنی والدہ محترمہ اور چھوٹے بھائیوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اپنے قریبی رشتہ داروں کا بھی بہت خیال رکھتے آخری وقت تک سب کے ساتھ نیک سلوک ہی روا رکھا۔ پڑوسیوں کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتے۔ ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے اور بچوں کو بھی ایسے کارِ خیر میں شامل ہونے کی تلقین فرماتے۔ اکثر فرمایا کرتے خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور شہدائے سلسلہ اور خاص طور پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ حضرت نواب امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا کے لئے ضرور دعائیں کیا کرو۔ ان کے حق میں دعائیں کرنے سے اللہ تعالےٰ دعاؤں کو جلد قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔

چندہ کی ادائیگی کے لئے سب بچوں کو خاص طور پر ہدایت فرماتے بلکہ ۳۱ مئی ۱۹۷۰ء کو بھی جبکہ میں آخری بار ان سے ملا۔ اس روز بھی فرمانے لگے "میرا بچہ وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں بشاشتِ قلب اور باقاعدگی سے چندہ ادا کریگا اور پھر دیکھے گا کہ اللہ تعالےٰ اسے اپنی نعمتوں سے کس طرح نوازتا ہے۔ بچوں میں سے جو برسرِ روزگار ہیں۔ خدا کے فضل سے سب باقاعدگی سے چندہ ادا کرتے ہیں۔ اپنی جوانی کے ایام میں قبلہ ابا جان سیکرٹری تعلیم تھے۔ کئی دیہات میں جلسے کروائے فرمایا کرتے تھے ایکدفعہ حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ گجرات تشریف لائے تو میرے جوش اور ولولہ خدمت کو دیکھ کر فرمانے لگے "ہمیں ایسے ہی جوانوں کی ضرورت ہے"

حضرت مولوی غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کو اپنے غریب خانہ پر ٹھہرانے کا شرف حاصل کرتے۔ خود بھی دعائیں کرتے اور ان سے بھی خوب دعائیں کرواتے۔ ایک دفعہ مولوی صاحب نے فرمایا۔ عبدالغفور تم اپنا مکان بنوانے کی فکر کیوں نہیں کرتے آخر کب تک اس محلے میں کرائے پر رہو گے۔ جواباً قبلہ والد صاحب مرحوم نے عرض کی۔ مولوی صاحب آپ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ میرے لئے مکان بنوانے کے سامان پیدا فرما دے تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا حضرت مولوی صاحب نے دعا فرمائی۔ والد صاحب فرماتے تھے کہ میرے دل میں مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالےٰ نے شدت سے یہ تحریک پیدا کر دی۔ کہ اپنا مکان ہر قیمت پر بنواؤں۔ گو اس وقت ظاہری اسباب میسر نہ تھے۔ چند ماہ کے اندر ہی زمین خرید کر مکان کی بنیادیں کھدوا دیں۔ یوں مکان کا ابتدائی مرحلہ شروع ہو گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آخری سخت علالت کا اعلان جب ریڈیو پر ہوا تو آپ نے عشاء کی نماز میں حضور رضی اللہ عنہ کی صحت یابی کے لئے کثرت سے دعا فرمائی۔ صبح اہل خانہ کو فرمانے لگے کہ جب میں رکوع میں گیا تو ایک سیکنڈ کے لئے میرا تعلق اس دنیا سے منقطع ہو گیا اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی شبیہ مبارک میرے سامنے آ گئی۔ میں نے اپنے آپ کو جھنجھوڑا ... تو دوسرے رکوع میں پھر وہی نظارہ دیکھا اور ساتھ ہمیں بتا دیا۔ کہ اب خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالےٰ ہوں گے۔ اپنے دیرینہ اور مخلص دوست چوہدری علی احمد آف کلاز کو بھی آپ نے اپنی یہ خواب سنا دی۔

قبلہ ابا جان کو اپنی وفات کا علم ہو چکا تھا۔ اکثر کہتے کہ اب میرا نام اپنے جانے والے ساتھیوں کی فہرست میں سب سے اوپر ہے جائیداد کی قیمت لگوانے اور ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ادائیگی کے لئے بہت کوشاں تھے۔

حضور کے دورہ افریقہ کی واپسی پر بہت خوش ہوئے۔ سال سوا سال سے انہیں دل کی تکلیف تھی۔ علاج وغیرہ کروایا گیا۔ گو بظاہر تکلیف کو آرام تھا۔ مگر تقدیر کے نوشتے اٹل ہوا کرتے ہیں۔ ۱۲ جون بروز جمعہ علی الصبح فجر کی نماز ادا کی۔ گیارہ بجے صبح ہلکی سی کپکپی شروع ہوئی جیسے ملیریا میں ہوتی ہے۔ کمبل وغیرہ اوڑھانے سے سردی کم ہو گئی۔ پیشاب کی حاجت ہوئی۔ خود اٹھے۔ فراغت پائی سب سے چھوٹا بیٹا عزیزم جمیل احمد پاس بیٹھا پاؤں دبا رہا تھا اور اسے کچھ نصائح فرما رہے تھے کہ اتنے میں پھر سردی محسوس ہوئی ساتھ ہی دو ہچکیاں لیں اور اپنی روح قفس عنصری سے پرواز کر کے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپکی وصیت کے مطابق ۱۳ جون بروز ہفتہ جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ اس طرح قبلہ والد صاحب مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ بعد تدفین ابا جی کے چھوٹے چچا جان مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب نے دعا کرائی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں آپ کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اور اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق فرمائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز معین اور خوشخط الفاظ میں لکھکر بھجوائیں
قائد عمومی (مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس خدام الاحمدیہ ضلع بہاولنگر

از مکرم مجید احمد خان صاحب قائد ضلع

مجھے یہ لکھتے ہوئے بڑی مسرت ہوئی ہے کہ ضلع بہاولنگر کی پسماندہ جماعتوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اس امر کا ثبوت ضلع بھر کی جماعتوں کا چک ۱۶۶ مراد میں مورخہ ۲۱، ۲۲ اگست بروز جمعہ اور ہفتہ ایک تربیتی کلاس میں شمولیت کی غرض سے جمع ہونا ہے یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ یہ تربیتی کلاس بہاولنگر کی تاریخ کا پہلا اجتماع تھا اور ضلع کی تمام جماعتوں نے سخت گرمی کے موسم میں شامل ہو کر اسے کامیاب بنایا ہے۔ دوستوں نے بڑے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے انہماک سے علماء کرام اور اپنے خدام بھائیوں کی تقریروں کو سنا اور ذکر الٰہی میں مشغول رہ کر یہ چند ساعتیں گذاریں۔ نماز جمعہ اور نماز عصر جمع کر کے پڑھی گئیں اسکے بعد خاکسار کی گذارش پر مکرم مولوی میر عبدالرشید صاحب تبسم نے کلاس کا افتتاح فرمایا۔

کلاس میں مکرم مولوی میر عبدالرشید صاحب تبسم مربی ضلع بہاولنگر اور مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال اور مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے مرکز کی طرف سے شمولیت کر کے خدام کو قیمتی اور بیش بہا نصائح سے نوازا۔ ان کے علاوہ مبشر منہاس صاحب خادم۔ نصرت احمد صاحب ناصر، ناصر احمد صاحب ملہی ریاض احمد صاحب قمر اور مقامی معلم وقف جدید مکرم محمد اعظم صاحب نے مختلف موضوعوں پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مقامی خدام کی طرف سے مہمان بھائیوں کے قیام و طعام کا پورا پورا بندوبست تھا یہ امر بڑی مسرت کا باعث ہے کہ بیرونی جماعتوں سے شرکت کرنے والے خدام کی تعداد ایک سو سے اوپر تھی اور مقامی خدام بھی کوئی چالیس کے قریب تھے۔ چالیس کے قریب بزرگ انصار نے بھی شرکت فرمائی۔ قریباً دو صد مستورات نے بھی کلاس میں حصہ لیا۔

قرآن کریم کے درس۔ دو درس حدیث ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تربیت پر مشتمل تقاریر کے علاوہ صحت جسمانی کے شعبہ کے ماتحت کبڈی اور والی بال کے مقابلے بھی ہوئے۔

کلاس کا پورا پروگرام بڑی دلچسپی سے سنا گیا۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ دوستوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطا کرے جو انہوں نے یہاں سنیں اور منتظمین آئندہ اور اس قسم کے مواقع تربیت کے پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

ماہنامہ الفرقان

— کے متعلق —

ضروری اعلان

گرانی کے باعث آئندہ سے الفرقان کا سالانہ چندہ چھ روپے کی بجائے سات روپے ہوگا۔

سنہ ۶۰-۶۱ء میں معاونین خاص کی جو دس سالہ تحریک جاری کی گئی تھی اس کی مدت ختم ہو گئی ہے۔ اب آئندہ کے لئے پنجسالہ سکیم معاونین خاص جاری کی جا رہی ہے۔ ہر معاون پانچ سال کے لئے خریدار ہوگا۔ وہ یکمشت ۱۲ روپے ادا کریں گے۔ پانچ سال انہیں رسالہ مفت ملتا رہے گا۔ انشاء اللہ

وی پی وصول کرنے یا منی آرڈر کرانے کی انہیں ضرورت نہیں ہوگی۔ ایسے احباب کے نام ایک فہرست میں علیحدہ مرتب ہونگے اور سال میں دعا کے لئے یہ فہرست ایک مرتبہ شائع کی جایا کرے گی۔

احباب سالانہ چندہ یا معاونین خاص کی اعانت بنام مینیجر الفرقان ربوہ بھجوائیں۔ چندہ بہرحال پیشگی وصول ہونا لازمی ہے۔

خاکسار ابوالعطاء

برائے فروخت

دو پلاٹ ۱۹-۲۰/۱۸ دارالرحمت

بنیادوں اور بھرتی سے مکمل برائے فروخت موزوں قیمت دینے والے رجوع فرمائیں۔

مینیجر سید خیر البشر۔ گیارہ انجینئر بٹالین

ہربنس پورہ لاہور

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں پانچ سو روپیہ وعدہ کرنیوالے مخلصین

متفرق

مکرم سید محمد بشیر شاہ صاحب مانسہرہ
" نثار احمد صاحب فاروقی پشاور شہر
" میاں فضل احمد صاحب میلہ چنوں
محترمہ جمیلہ شمس صاحبہ
مع والد مرحوم ڈیرہ غازیخان
مکرم محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر
منجانب عزیز بیگم صاحبہ والدہ مرحومہ
راولپنڈی
محترمہ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ محترم
پیر صلاح الدین صاحب اسلام آباد

ضلع گجرات

مکرم طفیل افضل صاحب کھاریاں
" میجر عبدالحمید صاحب "
محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ کالرہ کلاں
چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار "
مع بیدار عزیز الدین صاحب "

ضلع ساہیوال

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب اوکاڑہ
" چوہدری بشیر احمد صاحب "
محترمہ امۃ المتین صاحبہ "

ضلع جھنگ

چوہدری عبدالمقصود صاحب جھنگ صدر
بابو عبدالحلیم صاحب مع اہلیہ و بچگان مرحوم والدین۔ جھنگ صدر
چوہدری نثار احمد صاحب مع اہل و عیال و مرحوم والدین جھنگ صدر
لجنہ اماء اللہ "
بیگم صاحبہ لفٹیننٹ کرنل محمود احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ
منشی نور محمد صاحب مع والدین و بچگان دارالنصر غربی ربوہ

مشرقی پاکستان

مکرم کیپٹن ڈاکٹر رے حسین صاحب پاربتیپور
" عبدالخالق صاحب کوٹ پارا
" سراج الاسلام صاحب رکابی بازار
" پروفیسر مصلح الدین صاحب چٹاگانگ

ضلع گوجرانوالہ

مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ مع اہل و عیال فریدوالا
" فاطمہ بی بی صاحبہ مع بچگان "

ضلع کیمل پور

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اے کے زبیری صاحب کیمل پور
" زینب بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب کیمل پور

ایران میں ضرورت

۱- مکینیکل ایریکشن انجینئر Machanical Erection Engineer
۲- مکینیکل ایریکشن فورمین Machanical Erection Forman
۳- Heavy duty crane operator

نمبر ایک کی تنخواہ ۶۰۰ تا ۸۰۰ ڈالر ماہوار۔ ۲ کی ۵۰۰ تا ۷۰۰ ڈالر ماہوار
۳ کی ۴۰۰ تا ۵۰۰ ماہوار۔ ایک آدمی کی رہائش کے لئے مکان مفت
ایران میں آمد و رفت کا کرایہ ہوائی جہاز (Free)۔ درخواست فوراً ذیل کے پتہ پر۔ "ناصر فونڈیشنز (پاکستان) لمیٹڈ
۱۲- فردوس کالونی۔ کراچی ۱۸
پ۔ ٹ ۹/۷۰ ۱۲ (ناظر تعلیم)

دوائی فضل الٰہی — حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا خاص نسخہ اولاد نرینہ کیلئے اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ۹۰ فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت مکمل کورس ۱۶ سولہ روپے — دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ہمارے تاجر حضرات توجہ فرمائیں!

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"بڑے تاجر مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا (مساجد بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔"

چنانچہ مکرم چوہدری عبدالحق صاحب الٰہی پارک مصری شاہ لاہور اپنی چٹھی مورخہ 15/9/70 میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ہم نے ایک لاٹ تجارتی مال از قسم پائپ کا کافی تعداد میں خریدا تھا اور نیت کی تھی کہ یہ تمام مال فائدہ مند طور پر فروخت ہونے پر مبلغ یکصد روپیہ تعمیر مساجد غیر ممالک کے لئے دوں گا۔ لیکن میں مال ختم ہونے سے پہلے ہی آپ کو ملحقہ چٹھی (چیک) ارسال کر رہا ہوں۔ آپ میرے کھاتہ سے مبلغ یکصد روپیہ وصول فرمالیں۔"

اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کے مال میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور توقع سے بڑھ کر منافع والا ثابت ہو۔ آمین

ہمارے دیگر تاجر حضرات کو بھی چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنے پہلے سودے کا منافع تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

اعلان دارالقضاء

محترمہ مہربی بی صاحبہ ساکن عینو والی ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند چوہدری دین محمد صاحب کا انتقال ہو چکا ہے مرحوم کی امانت ذاتی کھاتہ 33444/12-70 میں مبلغ اڑتیس روپے پینسٹھ پیسے (38-65) جمع ہیں۔ میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارث ہیں۔ (۱) چوہدری لال دین صاحب (۲) سردار بی بی صاحبہ۔ مگر ان کو یہ رقم مجھ کو ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ لہٰذا استدعا ہے کہ امانتی رقم مذکورہ بالا مجھے ادا کئے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا جاوے

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ناظمین اضلاع علاقہ اور زعماء اعلیٰ انصار اللہ کی خدمت میں ضروری گزارش

اپنے محبوب آقا کی منشاء مبارک کا آپ کو علم ہو چکا ہے کہ انصار اللہ کی کوئی ایک مجلس بھی ایسی نہیں رہنی چاہیئے جس کی سالانہ اجتماع میں نمائندگی نہ ہو۔ امید ہے آپ سب نے اس مقصد کے لئے جدوجہد شروع کر دی ہوگی۔ خدا کرے اس لحاظ سے یہ اجتماع گزشتہ سب اجتماعوں سے بہت آگے نکل جائے۔ لہٰذا ہر ناظم اور زعیم اعلیٰ کی خدمت میں استدعا ہے کہ وہ اگلے ماہ کی ۱۰ تاریخ تک قیادت ہذا کو اپنی ماتحت مجالس کے بارہ میں اس وار اطلاع دے کہ وہ کس قدر اراکین کو اجتماع میں بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

(قائد عمومی)

توسیع اشاعت الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت "الفضل" کے سلسلہ میں علاوہ بعض دیگر مقامات کے خاص طور پر ذیل کے مقامات پر بغرض دورہ بھجوایا جا رہا ہے:۔

ملتان۔ بہاولپور۔ بہاولنگر۔ رحیم یار خاں۔ سکھر۔ روہڑی۔ شکارپور۔ جیکب آباد۔ خیرپور میرس۔ نواب شاہ۔ حیدرآباد۔ ضلع تھرپارکر۔

مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب توسیع اشاعت اخبار "الفضل" کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح وارشاد کا فریضہ بھی سرانجام دیں گے۔ متعلقہ جماعتوں کے امراء صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ نمائندہ "الفضل" سے کما حقہ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

واقفین زندگی طلباء جو ۹ ستمبر ۱۹۷۰ء کے انٹرویو میں بوجہ میٹرک کے امتحان میں کمپارٹمنٹ یا کسی اور وجہ سے شامل نہیں ہو سکے لیکن اب وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو فوری طور پر وکالت دیوان کو اطلاع دیں اور خود یکم اکتوبر ۱۹۷۰ء سے پہلے دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں تشریف لے آئیں تاکہ ان کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخل کرنے کا فیصلہ کیا جا سکے

نوٹ۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ لیکن میٹرک کی کمپارٹمنٹ کا امتحان دینے والے طلباء بھی امتحان دے کر آ سکتے ہیں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء

جو احمدی طلباء امسال انجنیئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ لے رہے ہوں وہ ۵ اکتوبر کے بعد ۸۶ ممتاز ہال انجنیئرنگ یونیورسٹی لاہور میں خاکسار سے رابطہ قائم فرما دیں۔ تاکہ ان کو تنظیم میں شامل کیا جا سکے۔" (افضل ملک ۸۶ ممتاز ہال یونیورسٹی ہوسٹل لاہور)

اعلان امتحان لجنات اماء اللہ

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سال رواں کا دوسرا امتحان ۱۱ اکتوبر بروز اتوار ہوگا۔ لجنات کو پرچے سوالات بھجوا دیئے گئے ہیں۔ جس لجنہ کو پرچے نہ ملے ہوں وہ دفتر لجنہ سے فوری طور پر منگوا لیں۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

احمدی والدین و سرپرست حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانہ خدا (مساجد بیرون پاکستان) کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

چنانچہ مکرم چوہدری عبدالجلیل صاحب عشرت کرشن نگر لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

"میری بیٹی عزیزہ امۃ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایف۔ اے میں سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئی ہے۔ عزیزہ کی طرف سے مبلغ ۱۱۰/- روپے کا چیک شکرانہ کے طور پر بجد مساجد بیرون بھیج رہا ہوں۔"

قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ امۃ السلام کی اس کامیابی کو خود عزیزہ اور اس کے خاندان کی روحانی و جسمانی ترقیات کا موجب بنا کر ہمیشہ انہیں اپنے خاص انعامات کا وارث بنائے۔ آمین۔

احمدی والدین اور سرپرست حضرات کو چاہیئے کہ اپنے بچوں اور بچیوں کی کامیابی پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ سے اس کے خاص انعامات کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

دعائے مغفرت

میرے عزیز اللہ دتہ بھائی شیخ اعجاز احمد پراچہ مورخہ ۱۱ کو اس دنیا فانی کو خیرباد کہہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز موصوف ابھی بالکل نوجوان تھے امسال انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس عطا کرے۔ اور اس کے دیگر اعزہ و اقارب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔ (شفیق احمد پراچہ سرگودھا)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ چند روز سے بیمار چلی آ رہی ہیں ان کے علاوہ میرا چھوٹا بھائی عزیزم عبدالمجاہد عرصہ ایک سال سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالقدوس کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد)

مُسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآنِ کریم پر ہی ہے

ان کے تنزّل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآنِ کریم کو چھوڑ دیا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ قرآنِ مجید کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ (العنکبوت آیت ۴۶) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"فرماتا ہے چونکہ مومنوں کے لئے آسمان اور زمین کی پیدائش میں ایک بہت بڑا نشان ہے مگر کافر اس کی حقیقت کو نہیں سمجھتے اس لئے اب یہی علاج باقی ہے کہ تو قرآن کریم لوگوں کو سناتا رہ تاکہ اس کی مدد سے لوگ حقیقت کو سمجھیں اور انہیں بھی اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن کریم پر ہی ہے اور ان کے تنزّل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ نہ وہ خود قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قرآن کی طرف توجہ دلاتے ہیں حالانکہ مسلمانوں کی زندگی کا دارومدار ہی قرآن کریم پر ہے۔ یہ ایک روحانی غذا ہے جو اللہ تعالےٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہوتی ہیں مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں کبھی پھلکے اور کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے۔ کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی ہے کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پراٹھا بن گئی ہے کہیں پنجیری بن گئی ہے کہیں گلگلے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز۔ لیکن ان چیزوں کا صرف بن جانا کافی نہیں جب تک ہم انہیں چباتے نہیں۔ انہیں نگلیں نہیں۔ جب تک یہ غذا معدہ اور انتڑیوں کے دَور سے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا اسی لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔ ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے۔ اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے۔ چونکہ ایک جانور چوبیس ۲۴ گھنٹہ تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھاتا جاتا ہے لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے۔ اسی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے۔ لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے یا قے آ جائے گی اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے۔ جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ اس غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔"

(تفسیر کبیر سورہ العنکبوت صفحہ ۳۲۸/۳۲۹)

تو خدا تعالےٰ سے ہی مانگونگا۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۶۱۵)

"اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کی جانب زیادہ تر وہی دعائیں ہوتی ہیں جو وہ خود سکھلاتا ہے۔ بہت سے انسان اپنی طرف سے دعائیں بناتے ہیں لیکن وہ ایسی ناقص اور لغو ہوتی ہیں کہ بعض اوقات وہ دعاؤں کی بجائے بددعاؤں کا مفہوم ادا کرتی ہیں۔

اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے الفاظ میں دعا مانگے ہی نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا مضبوط تعلق پیدا کرے کہ جب وہ کسی مصیبت یا مشکل میں گرفتار ہو تو آدمؑ اور دوسرے بزرگوں کی طرح اللہ تعالےٰ خود ہی اسے وہ دعا سکھلا دے جس کے مانگنے سے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو حاصل کر سکے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۳۴۷)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں دعا کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین +

دُعا (بقیہ صفحہ ۴)

ہو جس کا اثر دنیا پر ایک لمبے عرصے تک رہے اور جس کی وجہ سے نیک اور شریف لوگ متواتر فوائد حاصل کریں یا کم از کم انکے راستہ میں کوئی روک نہ پیدا ہوتی ہو۔

(۵) پانچویں یہ کہ دعا میں اللہ تعالیٰ کی صفت مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کا بھی خیال رکھا گیا ہو۔ بعض دعا کرتے وقت ان ظاہری ذرائع کو نظر انداز کر دیا گیا ہو جو صحیح نتائج پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تجویز کئے ہیں۔ کیونکہ وہ سامان بھی اللہ تعالیٰ نے ہی بنائے ہیں اور اس کے بتائے ہوئے طریق چھوڑ کر اس سے مدد مانگنا ایک غیر معقول بات ہے...

(۶) چھٹا اصل یہ بتایا ہے کہ ایسے شخص کو اللہ تعالےٰ سے کامل تعلق ہو اس سے کامل اخلاص ہو اور شرک اور مشرکانہ خیالات سے کلی طور پر پاک ہو۔

(۷) ساتویں بات یہ بتائی ہے کہ وہ خدا کا ہی ہو چکا ہو اور اسی کا کامل توکل اسے حاصل ہو اور غیر اللہ سے اسکی نظر بالکل ہٹ جائے اور وہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ خواہ کچھ ہو جائے اور کوئی بھی تکلیف ہو مانگوں گا

دعائے مغفرت کی درخواست

مردان سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خاکسار کی خواہر نسبتی وخالہ زاد بہن سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ کیپٹن محمد اکبر قاضی صاحب دوران زچگی اچانک انتقال کر گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ سکینہ بیگم کی عمر صرف ۲۶ سال تھی۔ نہایت نیک اور دیندار خاتون تھیں۔ مہمان نوازی ان کی سیرت کا ایک امتیازی پہلو تھا۔ مرحومہ نے چار چھوٹے چھوٹے بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب سے عاجزانہ طور پر مرحومہ کی مغفرت اور سوگوار والدین، خاوند اور بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحومہ کی والدہ صاحبہ جو میری خالہ ہیں کمزور اور ذیابیطس کی مریض ہیں ان کے لئے بظاہر یہ صدمہ ناقابل برداشت ہے۔ احباب سے ان کے لئے بھی خاص دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

کھاریاں اور کھوکھر غربی ضلع گجرات میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

محترم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ کی منظوری سے کھاریاں اور کھوکھر غربی ضلع گجرات میں انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات بالترتیب مورخہ ۲۵/۹ بروز جمعہ اور ۲/۱۰ بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں جن میں علماء کرام تشریف لا کر انصار سے خطاب فرمائیں گے۔ انصار اور دیگر دوستوں سے درخواست ہے کہ ان اجتماعات میں شمولیت فرما کر استفادہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴